|  |  |
| --- | --- |
| نادِ علی کا ورد جو کرتی چلی گئی  عمرِ رواں سکون سے گزرتی چلی گئی | |
| جس نے درِ حسین پہ سر کو جھکا دیا  وہ شخصیت جہاں میں اُبھرتی چلی گئی | دیوانہ وار لوگ بھی مرتے چلے گئے  تیغِ علی جہاں سے گزرتی چلی گئی |
| مرحب ہوا میں اُچھلا جو کھا کر علی کی ضرب  ہاتھوں سے تیغ پیروں سے ڈھرتی چلی گئی | دنیا سے ذکرِ آلِ محمد نہ رک سکا  دنیا یہ آرزو لئے مرتی چلی گئی |
| میداں میں تیز دستی تیغِ علی نہ پوچھ  سر سے چلی بدن میں اُترتی چلی گئی | فوجِ عُدو پہ ڈال کے ایک سرسری نگاہ  سر کو اڑاتی سر سے گزرتی چلی گئی |
| موت آ رہی تھی دیکھا جو لب پر علی کا نام  مجھ سے ملے بغیر گزرتی چلی گئی | گوؔہر لحد میں پہنچا جو اشکِ عزا لیئے  اک روشنی لحد میں اُترتی چلی گئی |